Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ نمبر ل ۵۲۵۴
ربوہ
روزنامہ
الفضل
قائمقام ایڈیٹر
یوسف سہیل شوق
فون ۳۹۰

جلد ۷۷/۴۲ | جمعرات ۲۲ شعبان ۱۴۱۲ھ، ۲۷ تبلیغ ۱۳۷۱ ہش، ۲۷ فروری ۱۹۹۲ء | نمبر ۴۷

دعاؤں سے پہاڑ ٹل سکتے ہیں

"جب میں آپ سے یہ کہتا ہوں کہ ہمیں یہ دُعا بھی کرنی چاہیئے اور یہ جدوجہد بھی کرنی چاہئے اور خدا کے در سے یہ امید رکھنی چاہیئے کہ ہم اپنی زندگیوں میں ایک کروڑ احمدی اور بنالیں ...... تو یہ اتنا بڑا کام نہیں جتنا بظاہر دکھائی دیتا ہے۔ کیونکہ دعاؤں کے نتیجہ میں بہت بڑے بڑے کام آسان ہو جایا کرتے ہیں۔ پہاڑ ٹل سکتے ہیں"۔

(ارشاد سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"کوئی شخص کسی بات پر ناز نہ کرے۔ فطرت انسان سے الگ نہیں ہوا کرتی۔ جس فطرت پر انسان اوّل قدم مارتا ہے پھر وہ اس سے الگ نہیں ہوتا یہ بڑے خوف کا مقام ہے۔ حُسنِ خاتمہ کے لئے ہر ایک کو دعا کرنی چاہیئے۔

عمر کا اعتبار نہیں۔ ہر شئے پر اپنے دین کو مقدّم رکھو۔ زمانہ ایسا آگیا ہے کہ پہلے تو خیالی طور پر اندازہ عمر کا لگایا جاتا تھا۔ مگر اب تو یہ بھی مشکل ہے۔ دانشمند کو چاہیئے کہ ضرور موت کا انتظام کرے۔ مَیں اتنی دیر سے اپنی برادری سے الگ ہوں۔ میرا کسی نے کیا بگاڑ دیا۔ خدا تعالیٰ کے مقابل پر کسی کو معبود نہیں بنانا چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۶۳)

"حق اللہ میں بھی امراء کو دقت پیش آتی ہے۔ اور تکبّر اور خود پسندی ان کو محروم کر دیتی ہے۔ مثلاً نماز کے وقت ایک غریب کے پاس کھڑا ہونا بُرا معلوم ہوتا ہے۔ اُن کو اپنے پاس بٹھا نہیں سکتے اور اس طرح پر وہ حق اللہ سے محروم رہ جاتے ہیں کیونکہ (بیوت) تو دراصل بیت المساکین ہوتی ہیں اور وہ ان میں جانا اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں اور اسی طرح وہ حق العباد میں خاص خاص خدمتوں میں حصّہ نہیں لے سکتے۔ غریب آدمی تو ہر ایک قسم کی خدمت کے لئے تیار رہتا ہے وہ پاؤں دبا سکتا ہے۔ پانی لا سکتا ہے۔ کپڑے دھو سکتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کو اگر نجاست پھینکنے کا موقعہ ملے تو اس میں بھی اُسے دریغ نہیں ہوتا، لیکن امراء ایسے کاموں میں ننگ و عار سمجھتے ہیں اور اس طرح پر اس سے بھی محروم رہتے ہیں۔ غرض امارت بھی بہت سی نیکیوں کے حاصل کرنے سے روک دیتی ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۶۸)

توبہ اور استغفار کو کسی حال میں مت چھوڑو

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو

"اللہ کی تسبیح کرو۔ اس کی ستائش اور حمد کرو اور اس سے حفاظت طلب کرو۔ استغفار یا حفاظت الٰہی طلب کرنا ایک عظیم انسان سِرّ ہے۔ انسان کی عقل تمام ذرّاتِ عالم کی محیط نہیں ہو سکتی۔ اگر وہ موجودہ ضروریات کو سمجھ بھی لے تو آئندہ کے لئے کوئی فتویٰ نہیں دے سکتی۔ اس وقت ہم کپڑے پہنے کھڑے ہیں لیکن اگر اللہ تعالیٰ ہی کی حفاظت اور فضل کے نیچے نہ ہوں اور محرقہ ہو جاوے تو یہ کپڑے جو اس وقت آرام دہ اور خوش آئند معلوم ہوتے ہیں ناگوار خاطر ہو کر موذی اور مخالف طبع ہو جاویں اور وبال جان سمجھ کر ان کو اتار دیا جاوے۔ پس انسان کے علم کی تو یہ حد اور غایت ہے۔ ایک وقت ایک چیز کو ضروری سمجھتا ہے اور دوسرے وقت اسے غیر ضروری قرار دیتا ہے، اگر اسے یہ علم ہو کہ سال کے بعد اسے کیا ضرورت ہو گی؟ مرنے کے بعد کیا ضرورتیں پیش آئیں گی؟ تو البتہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ بہت کچھ انتظام کرے۔ لیکن جب کہ قدم قدم پر اپنی لاعلمی کے باعث ٹھوکریں کھاتا ہے۔ پھر حفاظت الٰہی کی ضرورت نہ سمجھنا کیسی نادانی اور حماقت ہے۔ یہ صرف علم ہی تک بات محدود نہیں رہتی۔ دوسرا مرحلہ تصرفاتِ عالم کا ہے وہ اس کو مطلق نہیں۔ ایک ذرّہ پر اسے کوئی تصرّف و اختیار نہیں۔

باقی صفحہ ۸ پر

اعلان نکاح

مکرم رضوان احمد ملک صاحب ابن مکرم ملک بشیر احمد صاحب اعوان (انسپکٹر وقف جدید) کے نکاح کا اعلان محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرّخ احمدیت نے مورخہ ۲۰ فروری ۹۲ء کو عزیزہ مکرمہ شبنم طاہرہ صاحبہ بنت مکرم ملک منیر احمد صاحب آف کلرسیدّاں ضلع راولپنڈی کے ساتھ مبلغ پچیس ہزار روپے حق مہر پر بیت المبارک میں کیا۔

○ مکرم خلیل احمد نذیر ابن مکرم مبارک احمد نذیر صاحب کا نکاح ہمراہ حمیرہ نذیر بنت مکرم رشید احمد نذیر صاحب سابق جنرل مینیجر سوئی گیس بعوض ۵ ہزار کینیڈین ڈالر ہؤا۔

○ مکرم منور احمد نذیر ابن مکرم مبارک احمد صاحب نذیر کا نکاح مکرمہ شازیہ ہما بنت مکرم حمید احمد علی صاحب کے ساتھ ۵ ہزار کینیڈین ڈالر طے پایا۔

احباب سے درخواست ہے کہ ان رشتوں کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے دعا کریں۔

تقریب شادی

مکرم رفیق احمد نذیر ابن مکرم مبارک احمد صاحب نذیر مربی سلسلہ کیلگری کینیڈا کا نکاح ہمراہ مکرمہ نادیہ حنا صاحبہ بنت مکرم حمید احمد علی صاحب بعوض ۵ ہزار کینیڈین ڈالر طے پایا۔

۲ فروری کو مکرم حمید احمد علی صاحب کے گھر واقع دارالرحمت شرقی ربوہ میں مکرمہ نادیہ حنا کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے دُعا کروائی۔ ۳ فروری کو مکرم مبارک احمد نذیر صاحب ابن حضرت مولوی نذیر احمد صاحب علی سابق مربی سیرالیون نے رفیق احمد نذیر کی طرف سے دعوتِ ولیمہ کا اہتمام ایوانِ محمود میں کیا۔ جہاں محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کروائی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۷ تبلیغ ۱۳۷۱ ہش ۔ ۲۷ فروری ۱۹۹۲ء

آنکھوں کا پانی

انسانی زندگی کا آغاز جب ہوتا ہے تو اس کی زندگی کا ثبوت اس کے رونے سے ملتا ہے۔ بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو جب تک اس کے رونے کی آواز کانوں میں نہ پڑ جائے اسکی زندگی اور صحت کا یقین نہیں ہوتا۔ نومولود بچے کے رونے کی آواز کان میں پڑتے ہی سننے والوں کے دل میں خوشی و مسرت کی لہر دوڑ جاتی ہے۔

یہ وہ ابتدائی نکتہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں سمجھایا ہے کہ اسی طرح سے روحانی زندگی کا دار و مدار بھی آنسوؤں پر ہے جب تک ایک انسان تنہائی میں اپنے مولا کے حضور آنسوؤں کا نذرانہ پیش نہ کرے اس کی روحانی زندگی کی صحت کی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔ خدا تعالیٰ کے پاک بندوں کی زندگیوں میں جو باتیں مشترک ہوتی ہیں ان میں سے ایک نمایاں بات یہی ہوتی ہے کہ مولا کے پاکباز بندے جب اپنے خالق و مالک کے سامنے جھکتے ہیں تو ان کا دل پگھل کر آنکھوں کے رستے باہر نکل آتا ہے۔ دل کی یہی نرمی اور گداز اس بات کا ثبوت بہم پہنچاتی ہے کہ یہ شخص اپنے مولا کی محبت میں مگن ہے اور سچے عشق کے جذبات سے بھرپور ہے۔

عام زندگی میں دیکھا جائے تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ شدید محبت کا اظہار آنسوؤں سے ہوتا ہے۔ کسی پیارے سے دیر کے بعد ملا جائے۔ یا کسی پیارے کو تکلیف میں دیکھا جائے تو آنکھیں بھر آتی ہیں۔ کسی محبوب کی پیاری ادا کو دیکھ کر بھی آنکھیں خوشی سے آنسوؤں سے لبریز ہو جاتی ہیں۔

سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں ،

”صوفیوں نے لکھا ہے کہ اگر چالیس دن گذر جاویں اور خدا کی راہ میں رونا نہ آوے تو دل سخت ہو جاتا ہے۔ تو سختی قلب کا کفارہ یہی ہے کہ انسان رووے۔ اس کے لئے محرکات ہوتے ہیں ، انسان نظر ڈال کر دیکھے کہ اس نے کیا بنایا ہے۔ اور اس کی عمر کا کیا حال ہے۔ دیگر گذشتگان پر نظر ڈالے پھر انسان کا دل لرزاں و ترساں ہوتا ہے“

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۴۶)

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک جرمن احمدی کا ایک دفعہ ذکر فرمایا تھا جن کا کہنا تھا کہ اگر ایک ہفتہ گذر جائے اور اسے خدا کی راہ میں رونا نہ آئے تو طبیعت سخت بے چین ہو جاتی ہے کہ مجھے کیا ہوا۔ جب تک آنکھوں سے پانی نہ بہہ نکلے اس وقت تک دل کو اطمینان نصیب نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ کے پیارے بندے جو سکون و اطمینان کی دنیا میں بستے ہیں اس کا راز یہی ہے کہ وہ اپنا سارا غبار مولا کے آگے سر رکھ کر آنکھوں کے راستے نکال لیتے ہیں اور پھر ہلکے پھلکے ہو جاتے ہیں۔ ایک احمدی شاعر نے بہت خوب کہا ہے

سلیقہ نہیں تم کو رونے کا ورنہ
بڑے کام کا ہے یہ آنکھوں کا پانی

لاؤ اپنے غم بھی تم دے دو مجھے
لاؤ میرے ہاتھ میں دو اپنا ہاتھ
بوجھ اپنا میرے کاندھے لاد دو
اور بس چلتے رہو تم میرے ساتھ

ابوالاقبال

پنجۂ تقدیر میں ہے صبح و شامِ زندگی
زندگی کا پاسباں ہے احترامِ زندگی

رات کو پلتی ہے آغوشِ تلطف میں مگر
دن کو لے لیتا ہے محنت کش زمامِ زندگی

ذہن و دل کی دوریاں ، روح و بدن کے فاصلے
منزلوں سے ناشناسا ہے خرامِ زندگی

آمد و شد سانس کی معیار بن سکتی نہیں
کارِ طفلاں ہو نہیں سکتا مقامِ زندگی

دور رہ کر بھی اگر تم میری جانب دیکھ لو
آنکھ سے دل میں اتر جائے پیامِ زندگی

میری قندیلیں بجھا کر تم ہو محرومِ ضیاء
موت میری ہے تمہارا اختتامِ زندگی

پانیوں پر لہر اٹھی ہے تو بڑھتی جائیگی
جذبۂ دل میں ہے پوشیدہ نظامِ زندگی

لوگ دریا کے کنارے پر بھی تشنہ لب رہے
میں ہوا اسیرِ سرابِ صحرا میں بنامِ زندگی

خاک سے پیدا ہوئی ہے خاک میں مل جائیگی
خاکساری میں ہے پنہاں احتشامِ زندگی

مجھ کو اپنی زندگی کا لمحہ لمحہ ہے عزیز
زندگی میری ہے وجہِ احترامِ زندگی

مرگِ بے ہنگام سے بھی ہو کسی کو کیوں گلہ
کس کے قبضہ میں نسیم آیا ہے جامِ زندگی

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا غلام باری سیف

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ بن عمر کے بیٹے سالم جن کو تابعین کا سردار کہا گیا ہے ان کا شمار مدینہ کے فقہاء اور علماء میں ہوتا ہے. بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رؤیا میں دیکھا۔ مختلف لوگ ہیں۔ بعض کی قمیضوں کی لمبائی چھوٹی ہے۔ حضرت عمر کی قمیض اتنی لمبی ہے کہ وہ زمین سے لگ رہی ہے۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ اس کی تعبیر کیا ہے فرمایا "دین"

ایک دوسری رؤیا میں آپؐ نے دیکھا آپکی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا۔ آپؐ نے نوش فرمایا۔ خوب سیر ہو کر نوش فرمایا حتیٰ کہ آپؐ نے محسوس فرمایا۔ دودھ میرے ناخنوں تک پہنچ گیا ہے۔ آپؐ نے دودھ نوش فرما کر عمر کی طرف پیالہ بڑھا دیا۔ صحابہ نے اس کی تعبیر دریافت کی تو فرمایا اس سے مراد "علم" ہے اور انسانی زندگی کی کامیابی علم اور دینداری کا کمال ہی تو ہے۔

حضرت عمر کی ساری زندگی تعبیر ہے ان رؤیا کی۔ ائمہ اور حضرت عمر کے سوانح نگاروں نے حضرت عمر کے اقوال، عمال کو ہدایات، جب آپ زخمی ہوئے وہ نصائح ان سب کو نقل کیا ہے۔ حضرت عمر کے اقوال مشعل راہ ہیں۔ جن کے پڑھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ جن کو خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے منتخب فرمایا۔ ان میں دانش، حذاقت علم، تجربہ، فکر و نظر کا کیا کمال تھا۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے اپنی کتاب ازالۃ الخفاء میں حضرت عمر کے فرامین، عمال کو ہدایات، آپ کے اقوال کو قریباً انیس صفحات بڑی تقطیع کے صفحات میں نقل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے ارادہ ہے کہ ان کلمات کو بالاقساط احباب تک پہنچایا جائے کہ اس سے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور مدینۃ العلم ہونا ثابت ہوتا ہے۔ وہاں اس مکتب کے تلمیذ سیدنا عمر فاروق کی فکر و نظر کی وسعت اور گہرائی کا اندازہ بھی ہوتا ہے

شاہ ولی اللہ صاحب نے "کلمات فاروق اعظم" کے عنوان کے تحت ابتداء میں آپ کی اس وقت کی وصایا کا ذکر کیا ہے۔ جب ظالم اور شقی ابولؤلؤ کے حملہ سے آپ زخمی ہوئے اور اپنے خدا کے حضور حاضر ہو گئے۔ تو آپ نے مختلف لوگوں کو مختلف اوقات میں فرمایا۔

آپ نے فرمایا اپنے بعد ہونے والے خلیفہ کو میری نصیحت ہے کہ خدا کے تقویٰ کو اختیار کرے۔ قدیم ابتدائی مہاجرین کے حقوق کا خیال رکھے۔ ان کے حقوق اور احترام کو مدنظر رکھے شہروں میں آباد لوگوں سے حسن سلوک کرے ان سے بھلائی کا سلوک کرے کہ یہ دین حق کے معین و مددگار ہیں۔ دشمنوں کے مقابل یہ ہماری ڈھال ہیں اور قربانی کرنے والے ہیں۔ انصار کے بارہ میں بھی میری تاکید ہے کہ ان کی لغزشوں سے تسامح کریں۔ ان کے احسان اور نیک اعمال پر نظر کریں۔ انہوں نے دین حق کے لئے اپنے گھروں کے دروازے اس وقت کھولے جب لوگوں نے اپنے دریچے بند کر رکھے تھے۔ دیہات میں بسنے والوں کے متعلق آنے والے خلیفہ کو میری یہ تاکید ہے کہ یہ عرب کی بنیاد ہیں۔ ان کے اموال سے جو زکوٰۃ لی جائے وہ ان کے مستحقین میں ہی تقسیم کی جائے اور اللہ اور رسول نے جن کی ذمہ داری قبول کی ہے یعنی جن سے عہد کئے ہیں۔ اقلیتوں سے جو معاہدے کئے ہیں انہیں پورا کیا جائے اور ان کی طاقت کے مطابق ان پر بوجھ ڈالا جائے۔ جاریہ بن قدامہ کہتے ہیں۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا آپ نے پیٹ کو باندھ رکھا ہے خون بہہ رہا ہے۔ جو بھی آتا اس حالت کو دیکھ کر آبدیدہ ہو جاتا۔ آپ کے پاس لوگوں کی بھیڑ لگ چکی تھی۔ حاضرین نے یہ کیفیت دیکھ کر عرض کی ہمیں نصیحت فرمائیں۔ وصیت کیجئے۔

آپ نے فرمایا:۔

خدا کی کتاب کو مضبوطی سے تھامے رکھنا کہ جب تک اس پر قائم رہو گے گمراہ نہ ہو گے اور میں تمہیں مہاجرین کے بارہ میں نصیحت کرتا ہوں۔ لوگ بڑھتے جائیں گے یہ گھٹتے جائیں گے۔ انصار کے بارہ میں میری تمہیں یہ وصیت ہے کہ یہ اس درخت ایمان کی شاخیں ہیں۔ جو خدا نے تمہیں عطا کیا۔ اور دیہات میں رہنے والے صحرائیوں کے بارہ میں میری یہ نصیحت ہے یہ تمہاری بنیاد اور میٹریل ہے اور جن سے تمہارے معاہدے ہیں جو تمہارے ذمہ میں آ گئے۔ ان کا خیال رکھنا کہ یہ تمہارے نبی کی ذمہ داری ہیں۔ بس میری یہی نصیحت ہے

مسور بن مخرمہ کہتے ہیں میں نے دیکھا عمر کا ہاتھ زخم پر ہے اور آپ یہ فرما رہے تھے۔ اے گروہ قریش! مجھے یہ ڈر نہیں کہ لوگ تم پر زیادتی یا ظلم کریں گے مجھے یہ خدشہ ہے کہ تم ان پر تعدی نہ کرو۔ میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جب تک ان کو تھامے رکھو گے۔ تمہیں خیر ہی پہنچتی رہے گی۔ تم بھلے میں رہو گے۔ ایک یہ کہ فیصلے عدل سے کرنا دوسرے یہ کہ حقوق کی تقسیم میں بھی عدل کو ہاتھ سے نہ چھوڑنا میں تمہارے لئے نشان راہ چھوڑ رہا ہوں۔ اب تمہارا فرض ہے کہ ان نشانوں پر چلتے رہو۔

اس کے بعد آپ حضرت عثمان کی طرف متوجہ ہوئے۔ انہیں تاکید فرمائی کہ اللہ کے تقویٰ کو مدنظر رکھنا۔ اگر تمہارے سپرد یہ ذمہ داری ہو تو بنو معیط یعنی اپنے قبیلہ کو لوگوں کی گردن پر سوار نہ کرنا۔ پھر حضرت علی کی طرف متوجہ ہوئے فرمایا اگر زمام قیادت تمہارے سپرد ہو تو تقویٰ سے کام لینا اور بنو ہاشم کو لوگوں کی گردنوں پر سوار نہ کرنا۔

شاہ ولی اللہ صاحب لکھتے ہیں کہ اکثر کتب تاریخ میں مجھے جو مواد ملا ہے۔ وہ یہی ہے کہ آپ نے اپنے بعد ہونے والے خلیفہ کو یہ نصیحت فرمائی۔

کہ میں تمہیں اس خدا کا تقویٰ اختیار کرنے کی نصیحت کرتا ہوں جس کا کوئی شریک نہیں۔ میں قدیم مہاجرین کے بارہ میں حسن سلوک اور بھلائی کی تاکید کرتا ہوں۔ ان کی مسابقت کا خیال رکھنا اور انصار کے بارہ میں بھی میری یہی نصیحت ہے کہ ان کی لغزشوں سے درگزر کرنا، ان کی خدمات کو مدنظر رکھنا" اور وہی تاکید اعراب کے متعلق کی جس کا ذکر اوپر آ چکا ہے۔

نیز فرمایا:۔

لوگوں کے بارہ میں خدا کی خشیت اختیار کرنا۔ خدا سے ڈرنا۔ خدا کے احکام کی بجا آوری میں لوگوں سے نہ ڈرو۔ رعیت سے انصاف کرنا۔ ان کی ضروریات اور حاجات کو پورا کرنے کی کوشش کرنا۔ اپنے دروازے ان کے لئے بند نہ کرنا۔ ان کے دولتمندوں کی مدد ان کے بے کسوں کے خلاف نہ کرنا کہ خدا کی طرف سے اس میں سلامتی ہے کہ مظلوموں محتاجوں کی مدد کرو۔ اللہ کی رضا اور قرب کے حصول کی یہی راہ ہے۔ یہی طریق گناہوں کے ساقط ہونے کا ہے اور اس میں تمہارا خاتمہ بالخیر ہے اللہ کے احکام اور حدود کو سختی سے نافذ کرنا، جرائم، گناہوں پر زجر و توبیخ کرتے رہنا اور اس بارہ میں نرمی اور کمزوری کو پاس بھی نہ پھٹکنے دینا سب لوگوں سے مساوی سلوک کرنا۔ جس پر کوئی حق یا ذمہ داری ہو اس کی ادائیگی یا اس حق کے لینے میں کسی کی پرواہ نہ کرنا۔ خدائی احکام کی بجا آوری میں کسی ملامت گر کی پرواہ نہ کرنا۔ کسی کو دوسرے پر ترجیح نہ دیں۔ نہ اپنے تعلقات اور دوستی کو اس راہ میں کسی طرح حائل ہونے دیں۔ نہ تمہارے ذاتی تعلقات بیت المال کے مال میں کسی ناانصافی کو در آنے دیں۔ کسی طور تجھ سے ظلم و جور سرزد نہ ہو۔

دیکھنا دنیا میں رہتے ہوئے تم آخرت کی منزل کے زیادہ قریب ہو۔ اگر دنیا کی منزل میں دامن کو پاک رکھا۔ عدل سے کام لیا۔ تو خدا کی رضا تجھے حاصل ہو گی لیکن اگر خواہشات تم پر غالب ہو گئیں تو خدا کی ناراضگی سے تجھے کوئی چیز بچا نہیں سکتی۔ دیکھ میں تجھے تاکید کرتا ہوں کہ اہل ذمہ پر کسی طرح نہ تم ظلم کرنا نہ تیرے کارندے۔ دیکھو میں نے تمہیں یہ نصیحت کر دی، تمہیں ساری باتیں کہہ دیں۔ اور ان نصائح سے میرا مقصد صرف خدا کی رضا کا حصول ہے اور اگلے جہان میں اس کی خوشنودی۔ میں نے وہ سب تمہیں بتا دیا جس پر میں کاربند رہا۔ اگر تم نے میری ان باتوں پر عمل کیا تو تمہیں اس کا فائدہ ہو گا۔ اپنی منزل کو پا لو گے۔ لیکن اگر ان پر عمل نہ کیا۔ تو اس کا نقصان تم کو ہو گا اس کا خمیازہ بھی تمہیں ہی بھگتو گے۔ میں اس پر خدا کو گواہ ٹھہراتا ہوں کہ میں نے تم تک یہ باتیں پہنچا دیں۔ واقرأ علیک السلام۔ میری طرف سے تم پر سلام ہو۔ خدا کی سلامتی ہو تم پر۔

(ازالۃ الخفاء مقصد دوم صفحہ ۱۹۰، ۱۹۱)

○ حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے) فرماتے ہیں۔

"تمام لوگوں تک پہنچنے کے لئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے۔ ہمیں روپے کی ضرورت ہے۔ ہمیں عزم اور استقلال کی ضرورت ہے۔ ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے جو خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں۔ اور انہی چیزوں کے مجموعے کا نام تحریک جدید ہے۔"

اللہ تعالیٰ ہر فرد جماعت کو ہر پہلو سے تحریک جدید میں حصہ لینے کی توفیق بخشے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسعود احمد خان دہلوی

مثالی داعی الی اللہ ـــ حضرت ماسٹر محمد حسن آسان دہلوی

حضرت ماسٹر محمد حسن صاحب آسان دہلوی دعوت الی اللہ کے جوش اور ایثار و خلوص کے بارے میں ایک غیر معمولی مثال تھے چنانچہ آپ کے صاحبزادے محترم مسعود احمد خان صاحب دہلوی سابق ایڈیٹر روزنامہ الفضل تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

آپ کو بچپن میں ہی حضرت بانی سلسلہ کی مجلس میں شریک ہونے اور حضور کے رُوح پرور ارشادات سننے اور انہیں ذہن نشین کرنے کا شرف حاصل ہوا تھا۔ بچپن کے زمانہ میں میسّر آنے والے فیضِ صحبت کا ہی اثر تھا کہ آپ میں دین کے لئے غیر معمولی جوش اور غیرت کا مادہ بدرجہ اتم پایا جاتا تھا۔ نہایت خوش گو اور قادر الکلام واقع ہوئے تھے۔ دعوت الی اللہ کا کوئی موقع آپ ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے۔ نہ صرف نمازیں نہایت التزام سے ادا کرتے بلکہ تہجد بھی باقاعدگی سے پڑھتے تھے۔ ان اوصاف کے علاوہ آپ کی جس نمایاں خصوصیت کا ذکر کرنا مقصود ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے اپنی زندگی میں ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی کوشش کی۔ اور جب بھی آپ کی زندگی میں ایسے مواقع پیدا ہوئے کہ جن میں دین اور دنیا ایک دوسرے کے مقابل ہو کر باقاعدہ ایک معین مسئلے کی صورت میں سامنے آئے آپ نے ہمیشہ دین کو ترجیح دی اور دنیاوی فائدے، شہرت یا ناموری کو اس طرح ٹھکرا دیا کہ گویا دین کے مقابلے میں ان کی پرِ کاہ کے برابر بھی کوئی حیثیت اور وقعت نہیں ہے۔ حضرت ماسٹر صاحب ایک خوش بیان مقرر و مناظر ہی نہیں تھے بلکہ ایک جادو بیان داستان گو اور پایہ کے ادیب بھی تھے۔ جب کوئی دردناک قصہ بیان کرتے تو پتھر سے پتھر دل بھی موم ہو کر پگھل جاتے اور دردناک واقعات پر آنسو بہائے بغیر نہ رہتے۔ اس پر حاضر دماغی اور بذلہ سنجی کا یہ عالم تھا کہ آپ کی لطیفہ گوئی پر محفل کشتِ زعفران بن جاتی۔ سامعین کو رُلانا اور ہنسانا آپ کے لئے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔ جہاں تک تحریر کا تعلق ہے قلعہ معلّٰی کی زبان لکھنے میں آپ کو مہارت تامہ حاصل تھی۔ اوّل تو لکھتے ہی بہت کم تھے۔ اگر کبھی قلم اٹھاتے تو باغ و بہار کھلا دیتے۔ الفاظ موتیوں کی طرح جڑے ہوئے دلی کی ٹکسالی زبان میں چھوٹے چھوٹے سادہ جملے اور اس پر بات بات میں موقع اور محل کے مطابق محاوروں کا استعمال عبارت میں ایک عجیب رنگینی اور لطافت پیدا کر دیتا۔

ایک صاحب کمال ادیب اور نامور داستان گو ہونے کے باوجود آپ نے اپنی ان ادبی صلاحیتوں کو کبھی اس قدر اجاگر ہونے نہیں دیا کہ وہ آپ کے دینی مشاغل اور بالخصوص تربیت اور دعوت الی اللہ کے فریضے میں حائل ہو سکیں۔ آپ کو یہ امر بھی گوارا نہ تھا کہ آپ اپنے حلقہ احباب میں ادیب کی حیثیت سے مشہور ہوں۔ آپ نے اپنی ادبی شہرت کو ایک داعی الی اللہ اور خادم دین کی حیثیت پر قربان کئے رکھا اور یہی کوشش کی کہ دنیا مجھے احمدیت کے ایک خادم اور داعی الی اللہ کی حیثیت سے جانے۔ نہ کہ ایک ادیب یا قصہ گو کی حیثیت سے۔ آپ نے ادبی صلاحیتوں کو اس طور پر استعمال کیا کہ وہ دعوت الی اللہ کے کام میں ممد ثابت ہو سکیں۔ یہی وجہ تھی کہ آپ از خود ادبی مجلسوں میں کبھی شریک نہیں ہوتے تھے اگر کوئی قدر دان ادیب مجبور کر کے لے بھی جاتا تو محض ایک آدھ دفعہ جا کر پھر اس مجلس کا رخ نہ کرتے۔ برخلاف اس کے اگر آپ یہ دیکھتے کہ ادیبوں کی کسی محفل میں جانے سے دعوت الی اللہ کا راستہ کھلتا ہے تو پھر آپ ایسی محفل میں ضرور جاتے اور ادب میں اپنا سکّہ منوانے اور وہاں اپنی استادانہ حیثیت تسلیم کرانے کے بعد رفتہ رفتہ پیغامِ حق پہنچانے کا راستہ اس درجہ ہموار کر دیتے کہ بالآخر ادبی محفل مجلسِ مذاکرہ علمیہ میں تبدیل ہو جاتی اور بڑے بڑے نامور ادیب گھنٹوں آپ کی دینی گفتگو کو اس محویت کے ساتھ سنتے چلے جاتے کہ گویا اس میں انہیں ایک سرور حاصل ہو رہا ہے۔ دہلی میں جامع مسجد کے قریب مٹیا محل کے علاقہ میں ایک مشہور رئیس نواب خواجہ عبد المجید صاحب رہتے تھے۔ ان کے صاحبزادے خواجہ محمد شفیع دہلوی پایہ کے ادیب تھے۔ انہوں نے اُردو مجلس کے نام سے ایک ادبی محفل قائم کی۔ اس کے اجلاس ان کے مکان پر ہر ہفتہ منعقد ہوتے تھے۔ دہلی کے شعراء اور ادیب حضرات اس میں بکثرت شریک ہوتے۔ حتیٰ کہ خواجہ حسن نظامی صاحب بھی اس میں گاہے گاہے تشریف لا کر اس کی سرپرستی فرماتے۔ تھوڑے عرصہ میں ہی یہ مجلس اس قدر مشہور ہو گئی کہ بچے بچے کی زبان پر اس کا تذکرہ سننے میں آنے لگا۔ اور عرفِ عام میں یہ خواجہ شفیع کی مجلس کہلانے لگی۔ عرصہ سے یہ مجلس منعقد ہو رہی تھی۔ محترم ماسٹر صاحب نے اس کی طرف کبھی توجہ نہ دی۔ اگر کسی واقف کار ادیب نے اصرار بھی کیا تو بھی شرکت سے محترز رہے۔ اتفاق ایسا ہوا کہ ۱۹۴۱ء میں "یوم دعوت الی اللہ" کے موقع پر جماعت کا جو وفد جامع مسجد اور مٹیا محل کے علاقے میں بھیجا گیا۔ حضرت ماسٹر آسان صاحب کو اس کا امیر مقرر کیا گیا تھا۔ اس سے قبل کسی دعوت الی اللہ کے وفد کے ہمراہ آپ اس علاقہ میں نہ گئے تھے۔ بلکہ سالہا سال سے فیض بازار اور دریا گنج کا علاقہ آپ کے لئے مقرر کیا جاتا تھا۔ آپ وفد لے کر گئے اور علاقے کے شرفاء سے مل کر ان تک پیغام حق پہنچایا۔ اتفاق سے میں بھی اس وفد میں شامل تھا۔ جب نواب خواجہ عبد المجید صاحب کے مکان کے آگے سے گذرے تو میں نے بتایا کہ یہاں خواجہ شفیع صاحب کی اردو مجلس منعقد ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ چلو اُن کے والد خواجہ عبد المجید صاحب سے بھی ملاقات کرتے جائیں۔ دروازے پر نوکر بیٹھا ہوا تھا۔ اس سے کہا نواب صاحب سے کہو چند لوگ آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ نوکر واپس آیا اور کہا نواب صاحب نے آپ کو اوپر دیوان خانے میں طلب کیا ہے۔ ہم سب اوپر پہنچے۔ نواب صاحب دیوان خانے میں بیٹھے اپنے کسی دوست سے باتیں کر رہے تھے۔ ہمیں دیکھتے ہی کھڑے ہو گئے اور بڑے تپاک سے ملے اور ہمیں صوفوں پر بیٹھنے کے لئے کہا۔ اس کے بعد ہم لوگوں سے مخاطب ہوئے اور کہا کہئے آپ لوگ کس لئے تشریف لائے ہیں؟ محترم ماسٹر صاحب نے فرمایا۔ "ہم جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں آج ہمارا یوم دعوت الی اللہ ہے"۔ محترم ماسٹر صاحب نے اتنا ہی کہا تھا کہ نواب صاحب کے ماتھے پر بَل پڑ گئے اور انہوں نے نہایت درشت لہجے میں کہا۔ "میں آپ کی کوئی بات سننے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ آپ لوگ یہاں سے چلے جائیں۔ ماسٹر صاحب نے نہایت نرمی اور لطافت سے انہیں پھر مخاطب کرتے ہوئے فرمایا "آپ ذرا توقف فرمائیں۔ صرف دو منٹ مجھے بولنے دیں اگر پھر بھی آپ سمجھیں کہ میرا بولنا آپ کے ذوق سماعت پر بار ہے تو ہم لوگ فوراً یہاں سے چلے جائیں گے"۔ محترم ماسٹر صاحب کو یہ خیال تھا کہ دو منٹ میں میں انہیں رام کر لوں گا۔ اور یہ مزید بات سننے پر آمادہ ہو جائیں گے۔ مگر یہ سنتے ہی نواب صاحب کھڑے ہو گئے اور دیاں چباتے ہوئے نہایت غضبناک لہجے میں دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولے۔ آپ فوراً میرا دیوان خانہ خالی کر دیں۔ اور میرا وقت ضائع نہ کریں۔ ان کے کھڑے ہونے پر ہم لوگوں کو بھی کھڑا ہونا پڑا۔ اور ہم نواب صاحب کے مزید تحکم پر دیوان خانہ سے چپ چاپ باہر آ گئے۔ نواب صاحب کے لہجے کی درشتی بڑھتی جا رہی تھی۔ محترم ماسٹر صاحب نے دیوان خانے سے نکلتے ہوئے نہایت پُرشوکت آواز میں فارسی کا ایک شعر پڑھا۔ جس کا مفہوم یہ تھا کہ "دولت کے گھمنڈ میں حق سے منہ موڑنا فرزانگی کے خلاف ہے۔ اصل مالدار وہ ہے جو حق و صداقت کی دولت سے مالا مال ہے"۔

اس شعر کو سنتے ہی نواب صاحب کا غصہ دھیما ہو گیا۔ اور انہوں نے مزید کوئی فقرہ اپنی زبان سے نہ نکالا۔ اور ہم وہاں سے چلے آئے۔

اس واقعہ کے بعد میں نے حیرانی سے دیکھا کہ محترم ماسٹر صاحب نے اس بات کی شدید خواہش ظاہر کی کہ وہ بھی اُردو مجلس میں شریک ہوں۔ ماسٹر صاحب کے ادیب دوست تو پہلے ہی وہاں جانے پر اصرار کر رہے تھے۔ اب کہ جو ایک دوست نے اصرار کیا تو آپ فوراً چلنے پر آمادہ ہو گئے۔ لباس انتہا سے زیادہ سادہ ہوتا تھا۔ اس لئے اکثر لوگ تا وقتیکہ کہ آپ گویا نہ ہوں۔ خاطر میں نہیں لاتے تھے۔ چنانچہ خواجہ شفیع صاحب نے بھی اوّلاً کوئی توجہ نہ دی۔ لیکن جب والد صاحب نے قلعہ معلّٰی کی زبان میں ایک کہانی پڑھ کر سنائی تو ٹکسالی زبان اور انداز زبان پر ساری محفل پھڑک اٹھی۔ اس قدر داد ملی جس کا شمار نہیں۔ تعریف کرتے کرتے خواجہ شفیع صاحب کی زبان خشک ہو گئی۔ محفل کے اختتام پر خواجہ صاحب نے بڑے اصرار سے درخواست کی کہ اگلے ہفتے بھی ضرور تشریف لاویں چنانچہ مجلس میں جانا شروع کر دیا۔ جب بھی جاتے خود خواجہ شفیع اور تمام دوسرے ادیب سر آنکھوں پر بٹھاتے۔ اور بہت احترام کے ساتھ پیش آتے۔ رفتہ رفتہ لطیفہ گوئی کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا۔ ایک مجلس میں اتفاق سے خواجہ حسن نظامی بھی تشریف لے آئے۔ ماسٹر صاحب نے لطیفہ بیان کیا۔ خواجہ صاحب لوٹ پوٹ ہو گئے۔ بہت داد ملی۔ اگلی مجلس میں پھر وہی لطیفہ بیان کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ ماسٹر صاحب نے پھر لطیفہ بیان کیا۔ لیکن اور ہی انداز سے خواجہ صاحب نے کہا اب کے اور زیادہ لطف آیا۔ خواجہ صاحب ہر مجلس میں وہی لطیفہ بیان کرنے کی فرمائش کرتے۔ حتیٰ کہ چھ سات دفعہ سنا۔ اور کہا کہ اتنی دفعہ سن چکا ہوں لیکن طبیعت سیر نہیں ہوئی جی یہی چاہتا ہے کہ پھر سنوں۔ ان مجلسوں میں خواجہ حسن نظامی صاحب کی بعض تحریر کردہ کہانیاں بھی سنیں ......۔ ایک موقع پر خواجہ صاحب نے فرمایا میں ان کو بیس بائیس سال سے جانتا ہوں۔ لیکن قادیانی جماعت

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ــــــــ نون۔ سین

ترکی ــــ حال اور مستقبل

گذشتہ دنوں ترکی کے سلیمان ڈیمرل DEMRIEL جو سیاست میں واپس آگئے ہیں اور وزیراعظم بنے ہیں سے پوچھا گیا کہ ایسا دکھائی دیتا ہے یا عالمی برادری اس طرح سوچ رہی ہے کہ ترکی اب مغرب سے کٹتا چلا جا رہا ہے اور ان سے اس سلسلے میں یہ پوچھا گیا کہ کیا آپ مغرب کے ساتھ منسلک رہنا پسند کریں گے۔ سلیمان ڈیمرل نے بتایا کہ ۱۹۴۳ء سے سوویت یونین کے خطرے کے پیش نظر خاص طور پر سوویت یونین کی "توسیع پسندی" پالیسیوں سے ڈرتے ہوئے ہم امریکہ کے ساتھ اچھے تعلقات رکھتے رہے ہیں۔ اگرچہ قبرص کے متعلق ہمارے اختلافات بھی جاری رہے لیکن میرا ذاتی خیال یہ ہے کہ ہم نے تمام مشکلات پر قابو پالیا ہے۔ میں چاہوں گا کہ امریکہ اور ترکی کے درمیان فوجی اتحاد قائم رہے اور اس سے آگے بڑھ کر اقتصادی معاونت کی بھی بنیاد ڈالی جائے۔ تجار بھی یہی چاہتے ہیں۔ ان کی خواہش ہے کہ ترکی کے ساتھ تجارت کو بڑھایا جائے اور ترکی میں سرمایہ کاری کی جائے۔ انہوں نے یقین دلایا کہ ترکی میں امریکہ کی سرمایہ کاری خاصی محفوظ ہے۔ تمام مسلم ممالک میں سے صرف ترکی ایک ایسا ملک ہے جو غیر مذہبی حکومت کی پالیسی پر گامزن ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ ایسا کرنے سے ہمارے اسلامی تشخص پر کوئی حرف نہیں آتا اور ہم مغرب کے ساتھ مل جل کر زندگی گذار سکتے ہیں۔

جب ان سے پوچھا گیا کیا ان کے خیال میں ترکی مغرب اور اسلامی ریاستوں کے درمیان پل کا کام دے سکے گا۔ اسلامی ریاستوں سے یہاں مراد ان ریاستوں سے بھی جو سوویت یونین سے الگ ہو کر آزادی کا اعلان کر چکی ہیں۔ سلیمان ڈیمرل نے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ سوویت یونین کی سابقہ ریاستوں میں آئندہ کیا ہوگا اس کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ اس لئے یہ بات یقینی ہے کہ ترکی کی اہمیت پہلے سے بھی زیادہ بڑھ جائے گی۔ ہمارے لئے کچھ نئے راستے کھلے ہیں۔ یہاں پر بعض ایسی ریاستیں ہیں جو ہماری زبان بولتی ہیں مثلاً قازقستان، کرغستان اور ازبکستان اور ترکمنستان۔ جہاں تک کرغستان کا تعلق ہے یہاں کی زبان فارسی زبان سے زیادہ قریب ہے۔ ہم ان سب ریاستوں کو اس بات کی طرف مائل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ یہ حکومتی سطح پر غیر مذہبی رہیں اور اپنی تحریریں لاطینی رسم الخط استعمال کریں ہم یہ بھی کوشش کر رہے ہیں کہ بحر اسود کے حلقے کو اقتصادی طور پر متحد کریں اور اس میں بلقان کی ریاستوں کو اور سوویت یونین کی ٹوٹنے پھوٹنے والی ترکی بولنے والی ریاستوں کو اکٹھا کریں۔ یہ ساری ریاستیں ایسی ہیں جہاں خام مواد بہت کثرت سے ملتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان میں صنعت نہ ہونے کے برابر ہے انہیں تکنیکی مدد کی ضرورت ہے اور مشورے کی اور اس کے علاوہ سرمایہ کاری کی۔ اور پھر ان سب باتوں کے بعد انہیں اپنے خام مواد کے لئے منڈیوں کی بھی ضرورت ہے۔ ڈیمرل نے مزید کہا کہ میری یہ خواہش ہے کہ ساری دنیا مارشل پلان کی طرح ان ریاستوں سے تعلق رکھے۔ ان سے یہ بھی پوچھا گیا کہ کیا امریکہ کو کردوں اور شیعوں کی صدام کے خلاف بغاوت کے سلسلے میں مدد کرنی چاہیئے یا نہیں۔ مسٹر ڈیمرل نے کہا کہ خلیج کی جنگ کو ختم ہوئے ایک سال ہو چکا ہے اگر امریکہ یہ چاہتا کہ کردوں اور شیعوں کے ذریعے صدام حسین کا تختہ الٹوا دیا جائے تو یہ کام اب تک ہو چکا ہوتا۔ شمالی عراق میں بھی بغاوت ہے اور وہاں کے رہنے والے کرد بالکل اچھی زندگی نہیں گذار رہے ان پر حکومت کا تسلط بھی نہیں ہے وہاں پر زیادہ تر کرد اس علاقے پر حکومت کرتے ہیں۔ لیکن یہ غریب لوگ صدام کی حکومت کا کس طرح تختہ الٹ سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ کوئی شخص یہ نہیں چاہتا کہ شیعہ لوگ صدام کی حکومت کا تختہ الٹیں کیونکہ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ وہاں بھی ایران کی طرح کی حکومت قائم ہو جائے اور مجھے اس بات کا یقین ہے کہ عراق کے ہمسائے اس بات کو کبھی پسند نہیں کریں گے۔ یہ اتحادی جنہوں نے صدام کو کویت سے نکالا ہے۔ اب آپس میں سر پھٹول میں مصروف ہیں۔ ڈیمرل نے یہ بھی کہا کہ وہ نہیں چاہیں گے کہ صدام کردوں کے خلاف مزید اپنے محاذ کو تیز کر دیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ سوچیئے کہ اگر عراقی حکومت صدام کی سرپرستی میں یا اس کے بغیر کردوں کا قتل عام کرتی ہے جس میں زہریلی گیس بھی شامل ہے اور ویسے قتل و غارت بھی شامل ہے تو ترکی یا کوئی اور ملک خاموشی کے ساتھ اس سارے معاملے کو دیکھنا پسند نہیں کرے گا۔ شمالی عراق میں تیس یا چالیس لاکھ عراقی لوگوں کو دوسروں کے مظالم برداشت کرنے کے لئے انہیں چھوڑ دینا چاہیئے۔ مجھے امید ہے کہ عراق اپنی فوج کو کردوں کے خلاف استعمال نہیں کرے گا۔ لیکن اگر اس نے ایسا کیا تو پھر ہم خاموشی سے نہیں بیٹھے رہیں گے۔ ہم عالمی برادری سے اپیل کریں گے کہ وہ اس سلسلے میں کچھ کریں۔

مسٹر ڈیمرل سے یہ بھی پوچھا گیا کہ ان کے اپنے ملک میں بہت سے کرد ہیں جو اپنے لئے ایک الگ علاقہ مانگتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ ان کردوں کو ہم نے کوئی کالونی بنا کر تو نہیں رکھا ہوا۔ ان کے وہی حقوق ہیں جو سارے ملک میں کسی بھی ترک شہری کے حقوق ہیں۔ ہم نہیں چاہتے کہ ترکی کردوں کو کسی ایسی حالت کا سامنا کرنا پڑے جسے غیر انسانی کہا جا سکتا ہے لیکن الگ علاقہ مانگنے سے ملک کو ترقی کی راہ پر نہیں ڈالا جا سکتا اور خون خرابہ بھی ایسے مسائل کا حل نہیں ہو سکتا۔ البتہ جو لوگ خون خرابہ کریں گے۔ وہ دیکھیں گے کہ ہمارے دل میں ان کے لئے رحم کے کوئی جذبات نہیں ہیں۔ اگرچہ ہم تشدد پسندانہ طریق پر تو نہیں کریں گے۔ لیکن بہرحال اس کا حل سوچا جائے گا۔ میں نے اپنی حکومت کی یہ پالیسی بنائی ہے کہ کردوں کو ایک الگ تشخص دیا جانا چاہیئے اور میری ساری قوم اس پر راضی ہے ان لوگوں کو کسی قسم کی ایذا پہنچانا ہماری حفاظتی فوجوں کے ہاتھوں ہی کیوں نہ ہو۔ ہماری انتظامی پالیسی کے خلاف ہے لیکن تربیت کی کمی کی وجہ سے کبھی نہ کبھی ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ البتہ کہا جا سکتا ہے کہ اب ایسا نہیں ہوگا۔

آئندہ اس بات کی کوشش کرتے رہیں گے کہ ایسے واقعات ہرگز نمودار نہ ہوں۔ جہاں تک قبرص کا تعلق ہے مسٹر ڈیمرل سے پوچھا گیا کہ ان کی سفارتی کوششوں میں یہ مسئلہ ہمیشہ سرفہرست رہا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ حقیقت پسندی سے کام لینا چاہیئے۔ ہم اس مسئلے کا اقتصادی حل چاہتے ہیں۔ کیونکہ اس طرح ترکی کا مالی بوجھ کم ہو جائے گا۔ یہ وہ مالی بوجھ ہے جو اس سلسلے میں فوجیں رکھنے کے لئے ہمیں برداشت کرنا پڑتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سلسلے میں جو حل بھی پیش کیا جائے وہ اقوام متحدہ کی قرارداد نمبر ۱۷۹ کے مطابق ہونا چاہیئے۔ اس کے مطابق قبرص میں دو حکومتیں ہونی چاہئیں انہیں وفاقی بھی کہا جا سکتا ہے کیونکہ یہ ممکن نہیں ہے کہ دونوں ملکوں کو مجبور کر کے ساتھ رکھا جائے۔ یہ ایسا ہی ہوگا جیسے ایک مرد اور ایک عورت کو مجبور کر کے آپس میں شادی کرنے کے لئے کہا جائے جو ان کی مرضی کے خلاف ہو۔ ہم شمالی قبرص کے لوگوں کو حقیقت پسند بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

مسٹر ڈیمرل سے پوچھا گیا کہ کیا آپ یوروپین کمیونٹی کے ممبر بننا چاہیں گے۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ یوروپین کمیونٹی نے اپنے اراکین کی تعداد بڑھانے کے متعلق سوچنا شروع کیا ہوا ہے اور وہ ۱۹۹۲ء کے اختتام سے پہلے یہ فیصلہ کریں گے۔ کیا ان کا فیصلہ صرف پولینڈ چیکوسلوواکیہ اور ہنگری کے متعلق ہوگا لیکن جب وہ یہ فیصلہ کر لیں گے تو کیا یہ مناسب ہوگا کہ ان حالات میں ترکی کو اس کمیونٹی سے باہر رکھا جائے ہمارا خیال ہے کہ ہمیں پوری طرح رکن بنایا جانا چاہیئے اور جتنی جلدی ہو سکے اتنا ہی بہتر ہے۔ اس کمیونٹی کے ممبر بننے کا یہ مطلب بھی ہوگا کہ ہم اپنے آپ کو مجبور کر کے ترقی کی راہ پر گامزن ہوں۔ یہ ہمارا خواب ہے اور ہم چاہیں گے کہ ہمارا یہ خواب پورا ہو۔ ہم عالمی برادری کے معیار پر آنا چاہتے ہیں اور ہم اپنے تمام لوگوں کو ترقی کی راہ پر گامزن دیکھنا چاہتے ہیں۔ جب ہم عالمی معیار پر آجائیں گے تو ہم سمجھتے ہیں کہ ہمیں وہ سب کچھ مل جائے گا۔ جو ہم نے اپنے خوابوں میں دیکھا ہے۔

تمام احمدی طالبات متوجہ ہوں

ایسی تمام احمدی طالبات کے لئے اعلان کیا جاتا ہے جو کسی مخلوط تعلیمی ادارے میں لاعلمی سے داخلہ لے چکی ہیں اور انہوں نے ابھی تک حضور انور سے باپردہ رہ کر تعلیم حاصل کرنے کی اجازت حاصل نہیں کی وہ فوری طور پر نظارت تعلیم کے توسط سے حضور انور سے باپردہ رہ کر تعلیم حاصل کرنے کی اجازت حاصل کریں۔ نیز جو طالبات کسی مخلوط تعلیمی ادارے میں داخلہ لینا چاہیں ان کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ بھی نظارت تعلیم کے توسط سے حضور انور سے اجازت حاصل کریں۔

(نظارت تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم سیٹھ معین الدین صاحب حیدرآباد دکن کی وفات

جماعت احمدیہ ہندوستان کے ایک نہایت مخلص اور فدائی ممبر محترم سیٹھ معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن ممبر صدر انجمن احمدیہ قادیان ممبر تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان ۔ ۲۵ دسمبر ۱۹۹۱ء کو انتقال فرما گئے ۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۸ دسمبر کو بعد نماز جمعہ و عصر ان کی نماز جنازہ پڑھائی ۔ اس طرح دنیا بھر سے آئے ہوئے ہزاروں افراد آپ کی نماز جنازہ میں شامل ہوئے ۔

موصوف کی وفات پر صدر انجمن احمدیہ قادیان نے جو قرارداد تعزیت منظور کی ہے اس میں کہا گیا ہے کہ موصوف نے بچپن میں مرکز میں رہ کر مدرسہ احمدیہ سے تعلیم حاصل کی ۔ آپ آئمہ کرام اور بزرگان سلسلہ سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے ۔

حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن کی وفات کے بعد محترم سیٹھ معین الدین صاحب نے دانشمندی ہمت اور لگن سے اور خدمت سلسلہ کے لئے بھاری اموال ذاتی طور پر قربانی کرتے ہوئے خرچ کرکے اس خلا کو پورا کرنے کی کوشش کی اور علاقہ ورنگل اور دیگر اضلاع میں احمدیت کے حق میں تاریخی خدمات انجام دیں ۔ آپ کی کوششوں سے ہزاروں افراد احمدیت میں آئے ۔ آپ نے بھاری اموال خرچ کرکے ان کی نئی نسلوں کی نیک تربیت کی ۔ آپ نے نہ صرف دل کھول کر بھاری مالی قربانی کی بلکہ اپنا وقت بھی قربان کیا اور تعلیم و تربیت کے اس سلسلے کی ذاتی نگرانی کی ۔ ان کے نیک نمونہ کا جماعتوں پر نیک اثر موجود تھا ۔ آپ نے چنتہ کنٹہ میں ایک عالی شان خانۂ خدا کی تعمیر کرائی ۔ اس کے علاوہ متعدد مقامات پر خانہ ہائے خدا کی تعمیر میں آپ نے نمایاں حصہ لیا ۔ کچھ عرصہ تک آپ امیر صوبائی اور لمبے عرصے تک چنتہ کنٹہ کے صدر جماعت رہے ۔

صدر انجمن احمدیہ قادیان موصوف کے خاندان اور احباب جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن و آندھرا سے تعزیت کا اظہار کرتی ہے اور موصوف کی بلندی درجات کے لئے دعا کرتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس خلا کو جلد دور کرنے کے سامان فرمائے ۔

محترم چوہدری فتح محمد صاحب ایم ۔ اے

ناصر فاؤنڈیشن کا یہ اجلاس متفقہ طور پر جناب چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے کی وفات پر اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے ۔ آپ کی بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کرتا ہے

محترم چوہدری صاحب ناصر فاؤنڈیشن کے بانی ڈائریکٹرز میں شامل تھے اور نہایت اخلاص محنت اور گرمجوشی سے فاؤنڈیشن کے اجلاسوں میں شمولیت فرماتے ۔ آپ فاؤنڈیشن کی فنانس کمیٹی کے ممبر اور اس کے روح رواں تھے ۔ آپ مالیات اور آڈٹ کے ماہر تھے ۔ ان کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے اسے پر کرنا آسان نہ ہوگا ۔

محترم چوہدری فتح محمد صاحب ۱۹۱۸ء میں کالرہ دیوان سنگھ ضلع گجرات میں مکرم چوہدری محمد خان صاحب کے گھر پیدا ہوئے ۔ ابتدائی تعلیم گجرات ہی میں حاصل کی ۔ اپنے خاندان میں سب سے پہلے احمدی ہونے کی سعادت انہیں حاصل ہوئی ۔ بعد میں باقی خاندان انہی کے اثر سے احمدیت میں شامل ہوا ۔ زمیندارہ سکول گجرات میں بطور استاد پڑھاتے رہے ۔ اور ساتھ ساتھ اپنی تعلیم بھی جاری رکھی ۔ چنانچہ پرائیویٹ ایم ۔ اے ریاضی کا امتحان پاس کیا ۔

آپ نے لوکل آڈٹ ڈیپارٹمنٹ

باقی صفحہ ۷ پر

بقیہ : صفحہ ۴ سے آگے

کے ایک فرد کی حیثیت سے بار بار یہ میرے پاس آئے ہیں ۔ انہوں نے یہ کبھی ظاہر ہونے نہیں دیا کہ یہ پایہ کے ادیب بھی ہیں مجھے کیا معلوم تھا کہ یہ شخص گدڑی میں لعل ہے ۔ اس کے بعد انہیں "بلبل ہزار داستان" کا لقب دیا ۔ اور بعد میں جب بھی یاد کرتے اسی لقب سے یاد کرتے ۔ اور اس طرح رفتہ رفتہ خواجہ شفیع صاحب کو معلوم ہوگیا کہ ماسٹر آسان صاحب تو احمدی ہیں ۔ لیکن جادو چل چکا تھا ۔ اعزاز و اکرام میں فرق نہ آیا ۔ ایک دن ماسٹر صاحب مجلس سے کچھ وقت قبل خواجہ شفیع صاحب کے پاس چلے گئے ۔ وہاں باتوں ہی باتوں میں والد صاحب سے احمدیت کے بارے میں ذکر آگیا ۔ کہ آپ احمدی کیسے ہوگئے ۔ بس پھر کیا تھا دعوت الی اللہ پر ہی گفتگو چل نکلی ۔ خواجہ صاحب غور سے سنتے رہے ۔ اور بالآخر کہا کہ اتوار کے روز صبح تشریف لائیے ۔ ہم بھی اپنے مولوی صاحب کو بلوا لیں گے ۔ پھر دو تین گھنٹے کھل کر گفتگو ہوگی ۔ اب تک تو ہم سنی سنائی باتوں پر ہی تکیہ کئے بیٹھے ہیں ۔ محترم ماسٹر صاحب تو تھے ہی اس موقع کی تاک میں ۔ چنانچہ اتوار کو جا پہنچے اور دس بجے صبح سے لے کر ایک بجے بعد دوپہر تک اسی دیوان خانے میں کہ جہاں سے خواجہ شفیع صاحب کے والد نے انہیں نکالا تھا ۔ خوب دینی باتیں کیں ۔ اور مناظرہ کی طرح ہی نہ پڑی ۔ اور ساری مجلس جس میں خواجہ شفیع صاحب نے چیدہ چیدہ حضرات کو بلایا ہوا تھا ، محو حیرت محترم ماسٹر صاحب کی باتوں کو سنتی رہی ۔ بعض حضرات سوالات بھی کرتے رہے ۔ جس سے سلسلۂ کلام طول پکڑتا گیا ۔ محترم خواجہ عبدالمجید صاحب بھی اس وقت برابر والے کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے اس طرح آپ کو کھل کر دعوت الی اللہ کا موقع مل گیا ۔ اس روز جب آپ گھر واپس آئے تو بہت خوش تھے ۔ اور کہتے تھے کہ آج اس ذلت کی تلافی ہوئی ہے کہ جب نواب خواجہ عبدالمجید صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کے بعض غلاموں کو اپنے دیوان خانے سے باہر نکلنے پر مجبور کر دیا تھا ۔ آج خدا نے اسی دیوان خانہ میں تین گھنٹے تک دعوت الی اللہ کا موقع عطا فرمایا ہے ۔ یہ خدا ہی کا فضل ہے کہ اس نے مجھ جیسے حقیر آدمی کے لئے یہ کچھ کر دکھایا ۔ کہاں نواب صاحب احمدیت کے بارے میں ایک لفظ سننے کے لئے تیار نہ تھے ۔ اور کہاں آج اسی دیوان خانہ کے در و دیوار تین گھنٹے تک احمدیت اور سیدنا حضرت بانی سلسلہ کے اذکار مقدس سے گونجتے رہے ہیں ۔ اس کے بعد مجلس میں جانا ترک کر دیا ۔ اگر کسی نے اصرار بھی کیا ۔ تو اسے کہہ دیا کہ اب ہمیں وہاں جانے کی ضرورت نہیں ۔ نہ ہمیں پہلے وہاں جانے کی فرصت تھی ۔ ہم اگر گئے تھے تو ایک مقصد کے تحت گئے تھے ۔ وہ مقصد بفضلہ پورا ہوگیا ہے ۔ اب ہمارے واسطے اردو مجلس کی وساطت کے بغیر ہی نواب صاحب کا دیوان خانہ دعوت الی اللہ کیلئے کھلا ہے ۔ ہم جب چاہیں وہاں جا کر اپنی باتیں کر سکتے ہیں ۔ جب وہاں جانا ترک کر دیا تو خواجہ حسن نظامی صاحب اور خواجہ شفیع صاحب ایک مرتبہ بارہ دری خواجہ میر درد میں جہاں محترم ماسٹر صاحب رہتے تھے ۔ ان کے مکان پر آئے اور مجلس میں باقاعدگی سے آنے کی خواہش ظاہر کی ۔ ان کے کہنے سے کبھی کبھار چلے جاتے تھے ۔ لیکن دلی ذوق کے ساتھ نہیں ۔ بعد میں وہاں جانا عملاً متروک ہوگیا ۔ لیکن خواجہ شفیع صاحب نے بعد میں بھی احترام میں کمی نہیں کی ۔ اور اکثر گھر پر آکر ملتے رہے ۔ حتیٰ کہ پاکستان بننے کے بعد بھی ۱۹۵۲ء میں محترم ماسٹر صاحب کی علالت کی خبر سن کر لاہور میں گھر پر ملنے آئے اور بڑی دیر باتیں کرتے رہے ۔

اسی طرح آپ نے ہندو کائستھوں کے "سنتنتر کلب" اور دہلی کے مشہور ادارے "ندوۃ المصنفین" کے ساتھ جو مولانا حفظ الرحمن صاحب سیوہاروی اور مولانا سعید احمد صاحب اکبرآبادی وغیرہم جیسے نامور علماء دیوبند پر مشتمل تھا ۔ ایک ادیب کی حیثیت سے راہ و رسم پیدا کی ۔ اور بعد میں وہاں دعوت الی اللہ کی ایسی طرح ڈالی کہ گھنٹوں بحث و مباحثہ کا سلسلہ جاری رہتا ۔ اور آپ خود انہی کی لائبریریوں میں سے ان کے مسلمہ قائدین کی کتب نکلوا کر انہی کے حوالوں سے انہیں جواب دیتے

یہ چند ایک واقعات مثال کے طور پر بیان کئے گئے ہیں ۔ ورنہ آپ کی زندگی اس قسم کے بے شمار واقعات سے بھری پڑی ہے ۔ جو اس بات پر گواہ ہیں کہ آپ نے ایک بلند پایہ ادیب ہونے کے باوجود ادبی شہرت کو ہرگز مطمح نظر نہ بنایا ۔ اور اس میدان میں بھی دین کو دنیا پر مقدم رکھا ۔ آپ زندگی بھر میں اپنی ادبی صلاحیتوں کو صرف اس حد تک ہی بروئے کار لائے کہ جس حد تک پیغام حق پہنچانے میں ان سے مدد ملتی ورنہ آپ محض قصہ گوئی یا افسانہ نویسی سے کوئی علاقہ رکھنے کے لئے تیار نہ تھے ۔ یہی وجہ ہے کہ کبھی کوئی مخرب اخلاق قصہ آپ کے قلم سے نہ نکلا ۔ جو تھوڑا بہت لکھا بھی اصلاحی اور سبق آموز رنگ میں ہی لکھا ۔ آپ نے اپنے عمل سے احمدی ادیبوں کے لئے ایک مثال قائم کر دکھائی کہ وہ ان صلاحیتوں کو کس طور پر صحیح رنگ میں استعمال کر کے اس میدان میں بھی دین کو دنیا پر مقدم کر سکتے ہیں ۔ فی زمانہ احمدی ادیبوں کے لئے اس میں ایک بہت بڑا سبق مضمر ہے ۔

آپ کی یہ ایک بہت بڑی خوبی تھی کہ آپ صرف اور صرف احمدیت کو ہی اپنے لئے وجہ شہرت بنانا چاہتے تھے ۔ اور کسی دنیوی امتیاز کو خواہ وہ دوسروں کی نگاہ میں کتنا ہی وقیع کیوں نہ ہو ۔ کوئی اہمیت دینے کے لئے تیار نہ تھے ۔ خادم احمدیت ہونا آپ کے نزدیک دنیا میں سب سے بڑا اعزاز تھا ۔ باقی ہر اعزاز اس قابل تھا کہ اسے اس "عظیم شرف پر قربان کر دیا جائے" ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مثل نمبر ۲۸۳۴۶ میں مشہود احمد ولد غلام محی الدین قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۳۳-A بلاک ۱۷ کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴-۱۲-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۲۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ مشہود احمد ۲۳۳-A بلاک نمبر ۱۷ فیڈرل بی ایریا کراچی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ جی۔ ایم۔ وائی پٹیل وصیت نمبر ۱۸۱۱۷۔

مثل نمبر ۲۸۳۴۷ میں محمود احمد ولد محمد سعد قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۸۲ سیکٹر ۳۵/A کورنگی کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۹-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمود احمد ۲۸۲ سیکٹر ۳۵-A کورنگی کراچی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ عبدالمجید وصیت نمبر ۱۵۵۴۴۔

ساکن گور گیج ۵.P خاص ضلع لاڑکانہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰-۱۰-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زرعی زمین چار گھنٹہ اور دو ایکٹر مالیتی -/۲۵,۰۰۰ روپے ترکہ والدین۔ (۲) زرخرید زمین تین ایکٹر مالیتی -/۷۰,۰۰۰ (۳) ایک گائے مالیتی -/۴۰۰۰ روپے (۴) مکان خام برقبہ ایک ہزار فٹ مالیتی -/۲۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۹۷۰ روپے ماہوار بصورت الاؤنس اصلاح و ارشاد مل رہے ہیں اور مبلغ -/۱۰۰۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ برکت اللہ ولد مکرم مولوی محمد امین صاحب بمقام گور گیج ۵.P خاص تحصیل دارہ ضلع لاڑکانہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ نعمت اللہ گور گیج۔ برادر موصی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ غلام الدین ولد یار محمد چانڈیہ گور گیج ضلع لاڑکانہ۔

مثل نمبر ۲۸۳۴۹ میں رقیہ بیگم زوجہ عبدالرزاق صاحب۔ قوم مہار پیشہ خانہ داری عمر ۳۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کریم نگر فارم ضلع میرپور خاص سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷-۱۲-۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی ۲ تولہ مالیتی -/۶,۰۰۰ روپے۔ (۲) سلائی مشین مالیتی -/۷۰۰ روپے۔ (۳) حق مہر دو ہزار روپے بذمہ خاوند محترم۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ رقیہ بیگم زوجہ عبدالرزاق کریم نگر فارم ۵.P ٹالی ضلع میرپور خاص سندھ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد بشیر کھٹانہ محمد آباد ضلع تھرپارکر۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمود احمد ساکن محمد آباد ضلع تھرپارکر۔

مثل نمبر ۲۸۳۵۰ میں امتہ الشکور بنت چوہدری غلام مجتبیٰ قوم جٹ جھمٹ پیشہ طالب علم عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۴ میکلوڈ روڈ لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴-۱۱-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) طلائی لاکٹ وزنی ۹ ماشہ مالیتی -/۲۸۰۰ روپے۔ (۲) طلائی زنجیر وزنی ایک تولہ مالیتی -/۳۲۰۰ روپے۔ (۳) طلائی رنگ مالیتی -/۵۰۰ روپے۔ (۴) طلائی کوکا مالیتی -/۲۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ امتہ الشکور ۴ میکلوڈ روڈ لاہور گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری مبارک مصلح الدین احمد وصیت نمبر ۱۵۱۰۳ گواہ شد نمبر ۲۔ غلام مجتبیٰ والد موصیہ وصیت نمبر ۱۳۵۹۲۔

بقیہ: ص ۶ سے آگے

(جو لوکل اداروں بشمول پنجاب یونیورسٹی پر حاوی تھا) میں ملازمت اختیار کر لی اور اپنی محنت اور لیاقت کے بل بوتے پر اس کے اعلیٰ ترین صوبائی عہدے پراونشل ڈائریکٹر پر تعینات ہوئے۔

محترم چوہدری صاحب جماعتی خدمات میں بھی پیش پیش رہتے تھے۔ انہیں ملتان اور لاہور میں نائب امیر کے طور پر کام کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ جماعت کی سٹینڈنگ فنانس کمیٹی اور وصیت قواعد کمیٹی کے بھی ممبر تھے۔

ناصر فاؤنڈیشن کا یہ اجلاس آپ کے پسماندگان سے دلی تعزیت کرتا اور ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کرتا ہے

ڈائریکٹران ناصر فاؤنڈیشن

محترم کیپٹن محمد حسین چیمہ صاحب کی وفات کی تاریخ یکم جنوری ۱۹۹۲ء ہے آپ نے قادیان دارالامان کے احمدیہ ہسپتال میں وفات پائی جہاں آپ صد سالہ جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے تشریف لے گئے تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ پاکستان میں امریکی سفیر نے کہا ہے کہ امریکہ کشمیر کو بھارت اور پاکستان کے درمیان متنازعہ علاقہ تسلیم کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکی حکومت کی خواہش ہے کہ پاکستان اور بھارت مل بیٹھ کر شملہ معاہدہ کے تحت مسئلہ کشمیر حل کریں۔

○ پاکستان کے امور خارجہ کے وزیر مملکت صدیق کانجو نے کہا ہے کہ پاکستان نے مسئلہ کشمیر پر اقوام متحدہ کو اٹنشن کال نوٹس دے دیا ہے۔ اور اسے بتایا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں اقوام متحدہ کی قرار دادوں پر کوئی عمل نہیں ہو رہا اور بھارتی فوج لوگوں پر انتہائی ظلم کر رہی ہے۔

○ پاکستان میں بنکوں میں شرح سود میں اضافہ کی وجہ سے سرمایہ کاروں نے بنکوں سے قرضے لینے کی بجائے کالا دھن صنعتوں پر لگانا شروع کر دیا ہے۔ اور اس وجہ سے "بلیک منی" کو قانونی کرنے کے لئے ایکسچینج بیرر سرٹیفکیٹ کی خرید میں اضافہ ہو گیا ہے۔ خیال ہے کہ رواں سال میں ایک کھرب کا کالا دھن قانونی بن جائے گا۔

○ قازقستان کے صدر نور سلطان نذر بائیوف کا لاہور پہنچنے پر شاندار استقبال کیا گیا قازقستان کے صدر اور ان کی اہلیہ نے مزار اقبال پر حاضری دی۔ بادشاہی مسجد اور شاہی قلعہ بھی دیکھا شالامار باغ میں شہریوں کی طرف سے ان کو استقبالیہ دیا گیا۔

○ انسداد دہشت گردی کے خلاف خصوصی عدالتوں کا ترمیمی بل حکومت نے واپس لے لیا ہے حالانکہ یہ بل سینٹ سے منظور ہو چکا تھا۔ وزیر قانون چوہدری عبدالغفور نے کہا کہ اب حکومت کو اس بل کے منظور کرانے میں دلچسپی نہیں رہی ہے۔

○ پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکومت ملک کو اقتصادی بحران کی طرف لے جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ وفاق تمام صوبوں کو ان کے حقوق دے کر ہی قائم رہ سکتا ہے۔

○ صدر آزاد کشمیر سردار سکندر حیات نے کہا ہے کہ خود مختار کشمیر، بھارت کے ساتھ الحاق سے زیادہ خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ تھرڈ آپشن مغربی ممالک کی سازش ہے اور وہ ہانگ کانگ سنگاپور کی طرح کشمیر کو اپنا اڈا بنانا چاہتے ہیں۔

○ قومی اسمبلی کو بتایا گیا ہے کہ حکومت بہت جلد نجی سرمایہ کاروں کے تحفظ کے لئے ایک بل پیش کرے گی۔ جو حکومت کی تبدیلی پر بھی مؤثر رہے گا۔

○ کمپیوٹر سنٹر کے ڈائریکٹر نے کہا ہے کہ یکم رمضان ۶ مارچ کو ہو گا۔

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ جام صادق نے کہا ہے کہ دوستوں اور ہم وطنوں کی دعاؤں سے اللہ نے مجھے صحت بخشی ہے۔ اور میں پاکستان کے بدخواہوں کا مقابلہ کرتا رہوں گا۔

○ آزاد کشمیر میں بھی بیت المال قائم کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ وزیر اعظم کے اختیارات کسی اور کے ہاتھ میں ہیں۔

○ قومی اسمبلی میں قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ سندھ کا عارضی حکومتی ڈھانچہ غیر آئینی ہے اس لئے سندھ اسمبلی کا اجلاس بلا کر قائد ایوان منتخب کرنے کا اختیار دیا جائے۔

○ پی آئی اے تاشقند کے لئے اگلے مہینے کے دوسرے ہفتے سے اسلام آباد سے تاشقند کے لئے اپنی باقاعدہ پروازیں شروع کر رہی ہے

○ پنجاب بھر میں آئندہ دو سال کے لئے ہر قسم کے شکار پر مکمل پابندی لگا دی جائے گی۔ اور غیر ملکی شخصیات بھی شکار نہیں کھیل سکیں گی۔

○ سندھی ڈاکوؤں نے اٹلی کی ایک فرم کے دو اطالوی کارکنوں کو اغوا کر لیا ہے اور ان کی رہائی کے لئے ۳۰ لاکھ روپے تاوان طلب کیا ہے۔

○ پندرہ ڈاکوؤں نے سکرنڈ شوگر مل پر نصف گھنٹہ تک راکٹ برسائے جس سے مل کا ایک ٹینک تباہ اور ایک مزدور زخمی ہو گیا۔

بقیہ: ص۱ سے آگے

غرض ایک بے علمی اور بے بسی تو ساتھ ہی، پھر بدعملیاں ظلمت کا موجب ہو جاتی ہیں۔ انسان جب اوّلاً گناہ کرتا ہے تو ابتداء میں دلیر نہیں ہوتا ہے پھر وہ امر بڑھ جاتا ہے.... اس کے بعد مہر لگ جاتی ہے۔ یہ چھاپا مضبوط ہو جاتا ہے، قفل لگ جاتا ہے پھر یہاں تک نوبت پہنچتی ہے کہ بدی سے پیار اور نیکی سے نفرت کرتا ہے۔ خیر کی تحریک ہی قلب سے اٹھ جاتی ہے۔ اس کا ظہور ایسا ہوتا ہے کہ خیر و برکت والی جانوں سے نفرت ہو جاتی ہے۔ یا تو ان کے حضور آنے ہی کا موقع نہیں ملتا یا موقع تو ملتا ہے لیکن انتفاع کی توفیق نہیں پاتا، رفتہ رفتہ اللہ سے بُعد ملائکہ سے دوری اور پھر وہ لوگ جن کا تعلق ملائکہ سے ہوتا ہے ان سے بُعد ہو کر کٹ جاتا ہے۔ اس لئے ہر ایک عقلمند کا فرض ہے کہ وہ توبہ کرے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۱ جنوری ۱۹۰۲ء)

کیا آپ کے بچے صحت مند ہیں؟

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کسی قسم کی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں:-

۱۔ بے بی ٹانک (دودھ پیتے بچوں کیلئے)	۱۰/-	BABY TONIC
۲۔ بے بی گروتھ کورس (۱۰ سال تک کے بچوں کیلئے)	۳۰/-	BABY GROWITH COURSE
۳۔ کمزوری جسم کورس (نوجوانوں کیلئے)	۱۰۰/-	BODY BUILDING COURSE
۴۔ چھوٹا قد کورس (۵ سال سے ۲۰ سال تک کی عمر کیلئے)	۱۰۰/-	DWARFISHNESS COURSE
۵۔ بول بستری کورس	۳۵/-	BED URINE COURSE
۶۔ مٹی چھوڑ کورس	۲۰/-	MITI CHOUR COURSE
۷۔ سوکھا پن کورس (بچوں کا)	۵۰/-	MARASMAS COURSE
۸۔ آہستہ دانت نکالنا کیور	۲۰/-	SLOW DENTITION CURE
۹۔ بے ترتیب دانت کیور	۲۰/-	IRREGULAR TEETH CURE

• ڈاکٹرز اور سٹاکسٹس کیلئے معقول کمیشن • تین صد یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی • مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے خرید فرمائیں یا براہ راست بذریعہ ڈاک ہم سے منگوائیں

• لاہور: کیورٹیو سٹورز اچھرہ شاپنگ سنٹر اچھرہ • فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار • راولپنڈی: شبیر میڈیکوز بالمقابل کنٹونمنٹ ہسپتال صدر • پشاور: ہومیو میڈیکل سنٹر نزد ڈاکخانہ سکندر پورہ پشاور شہر • کوئٹہ: ہومیوپیتھک ڈاکٹر بشارت احمد دوکان ۲۴ خوجک روڈ پشین اڈہ • ملتان: ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین ملک صدر بازار • کراچی: صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ صدر کراچی • حیدرآباد: ابن سینا میڈیکل سٹور گاڑی کھاتہ • سیالکوٹ: ڈان ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ • گوجرانوالہ: کیورٹیو میڈیسن سروسز گلی حاجی عبدالعزیز باغبانپورہ

کیورٹیو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ ربوہ — فون ۷۷۱، ۶۰۶

حبوب مفید اٹھرا

چھوٹی شیشی ۱۶ روپے، بڑی شیشی ۴۸ روپے

اکسیر اولاد نرینہ (کورس)

مکمل کورس ۱۵۰/- روپے

زدجام عشق خاص

چار صد اسّی (۴۸۰) روپے

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ — فون ۶۳۴